خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 10 جنوری 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے سریات اور غزوات کا ذکر چل رہا تھا گذشتہ خطبہ سے پہلے۔ اس میں بنو فزارہ کے سریے کا ذکر ہوا تھا۔ بنو فزارہ کے خلاف سریہ میں ایک واقعہ کا ذکر ملتا ہے تاریخ میں جو ام قرفہ کے قتل کا ہے بعض تاریخ دانوں نے اس کو جس طرح لکھا ہے وہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقت کے خلاف واقعہ ہے۔ احادیث کی مستند کتابوں میں اس واقعہ کا ذکر ہے لیکن ام قرفہ کے قتل کئے جانے کا کوئی بیان نہیں۔ ا۔ مستند کتابوں کے بالمقابل مؤرخین کے بیان کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

آپ ﷺ عورتوں پر ظلم کے سخت خلاف تھے، ایک دفعہ میدان جنگ میں کسی دشمن قبیلہ کی عورت مقتول پائی گئی، معلوم نہیں کہ وہ کب کس کے ہاتھ سے قتل ہوئی آپ ﷺ نے پھر بھی صحابہ کی سرزنش فرمائی اور فرمایا کہ ایسا کام دوبارہ کبھی نہ ہو۔ کسی بھی قافلہ کو روانہ کرنے سے پہلے آپ ﷺ یہ تاکید کرتے کہ عورتوں پر ظلم نہ ہو۔

سریہ عبد اللہ بن عتیق ہجری ماہ رمضان، ابو رافع یہودی کے قتل کا ذکر ہے، اس نے غزوہ احزاب میں مکہ کے لوگوں کو ابھار کر آپ ﷺ کے خلاف لشکر اکٹھا کیا تھا، قبیلہ اوس نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا۔ اس کے بعد قبیلہ خزرج نے آپ ﷺ سے ابو رافع کے قتل کی اجازت چاہی، ان میں سے بنو سلمہ کے پانچ سے سات آدمی نکلے، آپ ﷺ نے عبد اللہ بن عتیک کو ان پر نگران مقرر کیا۔ غروب سورج کے قریب وہ لوگ ابو رافع کے قلعہ کے پاس پہنچے اور عبد اللہ بن عتیک حیلے کرنے لگے کہ کسی طرح وہ قلعہ میں داخل ہو جائیں۔ لوگ ابو رافع کے پاس رات میں باتیں کیا کرتے تھے، جب وہ چلے گئے تو وہ اس کی طرف بڑھنے لگے، انہوں نے کمرہ میں داخل ہو کر ابو رافع کو آواز لگائی، اس پر حملہ کیا لیکن وہ بچ گیا اور چلایا، جس پر حضرت عبد اللہ کمرے سے باہر نکل آئے اور بعد میں مدد کے حیلے سے کمرے میں داخل ہوئے اور اس پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا اور پھر تلوار پیٹ میں اُتار کر اسے مار دیا اور باہر آگئے۔ واپسی پر سیڑھی سے اترتے ہوئے ان کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی، ابو رافع کے مرنے کی خبر پانے تک وہ وہیں چھپے رہے اور بعد میں اپنے ساتھیوں میں آملے، آپ ﷺ کی خدمت میں بشارت دی، سب سننے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنا پاؤں آگے کرو، آپ ﷺ نے دعا کر کے اس پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کے پاؤں کی درد جاتی رہی۔

مسلمانوں کے خلاف مخالفت کی آگ شعلہ زن تھی، ابورافع عرب کے قبائل کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکا رہا تھا اور انہیں مکمل مالی امداد فراہم کر رہا تھا، یہود اور مسلمانوں کے درمیان جنگ جاری تھی، اس وقت اگر کھلی جنگ لڑی جاتی تو کثرت سے مالی و جانی نقصان کا خدشہ تھا اس لئے پوشیدہ قتل ہی بہتر تھا۔

ابورافع کے قتل کے جواز کے متعلق ہمیں اس جگہ کسی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ابورافع کی خون آشام کارروائیاں تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہیں اصولاً اس قدر یاد رکھنا چاہئے کہ

نمبر ایک۔ اس وقت مسلمان نہایت کمزوری کی حالت میں چاروں طرف سے مصیبت میں مبتلا تھے اور ہر طرف مخالفت کی آگ شعلہ زن تھی۔ اور گویا سارا ملک مسلمانوں کو مٹانے کے لئے متحد ہو رہا تھا۔

نمبر دو۔ ایسے نازک وقت میں ابورافع اس آگ پر تیل ڈال رہا تھا جو مسلمانوں کے خلاف مشتعل تھی اور اپنے اثر اور رسوخ اور دولت سے عرب کے مختلف قبائل کو اسلام کے خلاف ابھار رہا تھا اور اس بات کی تیاری کر رہا تھا کہ غزوہ احزاب کی طرح عرب کے وحشی قبائل پھر متحد ہو کر مدینہ پر دھاوا بول دیں۔

نمبر تین۔ عرب میں اس وقت کوئی حکومت نہیں تھی کہ جس کے ذریعہ دادرسی چاہی جاتی بلکہ ہر قبیلہ اپنی جگہ آزاد اور خود مختار تھا۔ پس سوائے اس کے کہ اپنی حفاظت کے لئے خود کوئی تدبیر کی جاتی اور کوئی صورت نہیں تھی۔

نمبر چار۔ یہودی لوگ پہلے سے اسلام کے خلاف برسرپیکار تھے اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان جنگ کی حالت قائم تھی۔

نمبر پانچ۔ اس وقت ایسے حالات تھے کہ اگر کھلے طور پر یہود کے خلاف فوج کشی کی جاتی تو اس سے جان اور مال کا بہت نقصان ہوتا اور اس بات کا اندیشہ تھا کہ جنگ کی آگ وسیع ہو کر ملک میں عالمگیر تباہی کا رنگ نہ پیدا کر دے۔

ان حالات میں صحابہ نے جو کچھ کیا وہ بالکل درست اور بجا تھا اور حالت جنگ میں جبکہ ایک قوم موت وحیات کے ماحول سے گزر رہی ہو اس قسم کی تدابیر بالکل جائز سمجھی جاتی ہیں اور ہر قوم اور ہر ملت انہیں حسبِ ضرورت ہر زمانہ میں اختیار کرتی رہی ہے۔

اسلام جھوٹے جذبات کا مذہب نہیں، بلکہ وہ مجرم کو مجرم قرار دیتا ہے اور حالات کے مطابق معاشرہ کے امن کو قائم رکھتے ہوئے سزا دیتا ہے۔ باقی انشاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞